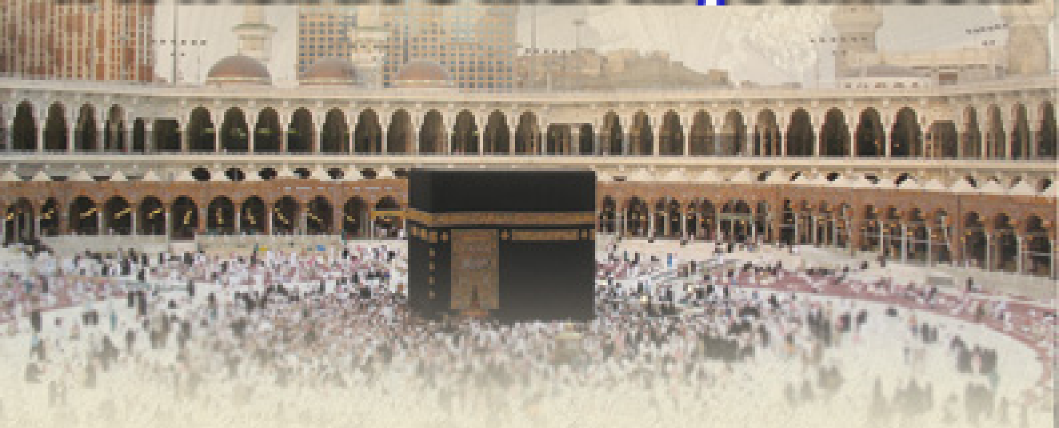


رسالہ نمبر: 30

نمازِ عید کا طریقہ



شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (10 صَفحات) مکمّل پڑھ لیجئے۔
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دو عالم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو مجھ پر شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ سو بار دُرُود شریف پڑھے **اللّٰہ** تعالٰی اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستّر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔

(تاریخ دِمشق لابن عَساکِر ج ۵۴ ص ۳۰۱ دارالفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دِل زندہ رہے گا

تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے عیدَین کی رات (یعنی شبِ عیدُ الفطر اور شبِ عیدُ الاضحٰی) طلبِ ثواب کیلئے قِیام کیا (یعنی عبادت میں گزارا) اُس دن اُس کا دِل نہیں مَرے گا، جس دن لوگوں کے دِل مَر جائیں گے۔ (سُنَنِ اِبن ماجه ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۲ دارالمعرفة بیروت)

جَنّت واجِب ہو جاتی ہے

ایک اور مَقام پر حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں: جو **پانچ** راتوں میں شب بیداری کرے (یعنی جاگ کر عبادت میں گزارے) اُس کے لئے جنّت **واجِب** ہوجاتی ہے۔ ذِی الْحجَّہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عیدُ الفِطر کی رات، پانچویں شَعبانُ المُعظَّم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ بَراءَت)۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرھیب ج ۲ ص ۹۸ حدیث ۲)

نَمازِ عید کیلئے جانے سے قَبل کی سنّت

حضرتِ سیِّدُنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، باذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِیدُ الفِطر کے دِن کچھ کھا کر نَماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور عیدِ اَضحٰی کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہوجاتے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۷۰ حدیث ۵۴۲ دارالفکر بیروت) اور ''بُخاری'' کی رِوایت حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ عِیدُ الفِطر کے دِن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تَناوُل فرما لیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (بُخاری ج ۱ ص ۳۲۸ حدیث ۹۵۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

نَمازِ عید کیلئے آنے جانے کی سنّت

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے: تاجدارِ مدینہ، سُرورِ

قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِید کو (نمازِ عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دُوسرے راستے سے واپَس تشریف لاتے ۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۶۹ حدیث ۵۴۱)

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

پہلے اِس طرح نیّت کیجئے: ’’میں نیّت کرتا ہوں دو رَکْعَت نَماز عیدُ الفِطر (یا عیدُ الاَضحٰی) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے، پیچھے اِس امام کے‘‘ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثناء پڑھئے ۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے ۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے ۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے ۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ **جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔** پھر امام تعوُّذ اور تَسمِیَہ آہستہ پڑھ کر اَلحَمدُ شریف اور سورۃ جہر (یعنی بُلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے ۔ دوسری رَکْعَت میں پہلے اَلحَمدُ شریف اور سُورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور قاعِدے کے مطابِق نَماز مکمّل کر لیجئے ۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار ’’سُبْحٰنَ اللہ‘‘

کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رہنا ہے۔ (بہارِشریعت ج ۱ ص ۷۸۱ دُرِّمُختار ج ۳ ص ۶۱ وغیرہ)

نَمازِ عید کس پر واجِب ہے؟

عیدَین (یعنی عیدُ الفِطر اور بَقَر عید) کی نَماز واجِب ہے مگر سب پر نہیں صِرف ان پر جن پر جُمُعہ واجِب ہے۔ عِیدَین میں نہ اذان ہے نہ اِقامت۔

(بہارِشریعت ج ۱ ص ۷۷۹ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۵۱ دارالمعرفۃ بیروت)

عید کا خُطبہ سنَّت ہے

عیدَین کی ادا کی وُہی شرطیں ہیں جو جُمُعہ کی، صِرف اتنا فرق ہے کہ جُمُعہ میں خُطبہ شرط ہے اور عیدَین میں سُنَّت۔ جُمُعہ کا خطبہ قبل از نَماز ہے اور عیدَین کا بعد از نَماز۔ (بہارِشریعت ج ۱ ص ۷۷۹، عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

نمازِ عید کا وقت

ان دونوں نمازوں کا وَقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے (یعنی طلوعِ آفتاب کے 20 مِنَٹ کے بعد) سے ضَحوۂ کُبرٰی یعنی نِصفُ النّہار شرعی تک ہے مگر عیدُ الفِطر میں دیر کرنا اور عیدُ الاَضحٰی جلد پڑھنا مُستَحَب ہے۔

(بہارِشریعت ج ۱ ص ۷۸۱، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۶۰)

عید کی ادھوری جماعت ملی تو.......؟

پہلی رَکعَت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامِل ہوا تو اُسی وَقت

(تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زِیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالیگا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اَللّٰہُ اَکۡبَر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھالیا تو باقی ساقِط ہو گئیں (یعنی بَقِیَّہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامِل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بَقِیَّہ) پڑھے اُس وَقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر دوسری رَکعَت میں شامِل ہوا تو پہلی رَکْعَت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقت کہے۔ دوسری رَکعَت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فَبِہا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکْعَت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۷۸۲، دُرِّمُختار ج۳ص ۶۴، عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۱)

عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نَماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامِل ہی نہ ہوا تھا یا شامِل تو ہوا مگر اُس کی نَماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بِغیر جماعت کے)

نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رَکْعَت چاشت کی نَماز پڑھے۔
(دُرِّمُختار ج ۳ ص ٦٧)

عید کے خُطبے کے اَحکام

نَماز کے بعد امام دو خُطبے پڑھے اور خُطبۂ جُمُعہ میں جو چیزیں سنَّت ہیں اس میں بھی سنَّت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صِرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جُمُعہ کے پہلے خُطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنَّت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنَّت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خُطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور منبر سے اُترنے کے پہلے 14 بار اَللہُ اَکْبَر کہنا سنَّت ہے اور جُمُعہ میں نہیں۔
(بہارِشریعت ج ا ص ۷۸۳، دُرِّمُختار ج ۳ ص ٦٧، عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

اِس مُبارَک مِصرع ''دید وعیدی میں غمِ مدینے کا'' کے بیس حُرُوف کی نِسبت سے عید کے 20 آداب

عید کے دِن یہ اُمُور مُستَحَب ہیں:

۞ حَجامت بنوانا (مگر زُلفیں بنوایئے نہ کہ اِنگریزی بال) ۞ ناخُن ترشوانا ۞ غُسل کرنا ۞ مِسواک کرنا (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضو میں کی جاتی ہے) ۞ اچّھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے ۞ خُوشبو لگانا ۞ انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اِس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صِرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں،

بِغیر نگینے کی بھی مت پہنیے۔ نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی کا چَھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّہ مرد نہیں پہن سکتا) ۞ نمازِ فَجر مسجدِ مَحلّہ میں پڑھنا ۞ **عیدُ الفِطر** کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین، پانچ، سات یا کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھا لیجئے۔ اگر نَماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گُناہ نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عِتاب (ملامت) کیا جائے گا ۞ نمازِ عید، عِیدگاہ میں ادا کرنا ۞ عِید گاہ پیدل چلنا ۞ سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپَسی پر سُواری پر آنے میں حَرَج نہیں ۞ نمازِ عِید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپَس آنا ۞ عِید کی نَماز سے پہلے صَدَقۂ فِطر ادا کرنا (اَفضل تو یِہی ہے مگر عید کی نَماز سے قَبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیجئے) ۞ خُوشی ظاہِر کرنا ۞ کثرت سے صَدَقہ دینا ۞ عیدگاہ کو اِطمینان ووَقار اور نیچی نِگاہ کئے جانا ۞ آپَس میں مُبارک باد دینا ۞ بعدِ نَمازِ عِید مُصافَحہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عُموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اِس میں اِظہارِ مَسرَّت ہے۔ مگر **اَمرَد** خوبصورت سے گلے ملنا مَحلِّ فِتنہ ہے ۞ عِیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عِید) کی نَماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہیں اور نَمازِ عِیدِ اَضحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے تکبیر کہیں۔ تکبیر یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ ط اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط وَلِلّٰہِ الۡحَمۡد

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۷۷۹ تا ۷۸۱، عالمگیری ج ا ص ۱۴۹، ۱۵۰ وغیرہ)

بَقَر عید کا ایک مُستَحَب

عیدِ اَضحٰی (یعنی بَقَر عید) تمام اَحکام میں عیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرف بعض باتوں میں فَرق ہے، مَثَلاً اِس میں (یعنی بَقَر عید میں) مُستَحَب یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کَراہت بھی نہیں۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۵۲ دارالفکر بیروت)

"اَللّٰہُ اکبر" کے آٹھ حُروف کی نسبت سے تکبیرِ تشریق کے 8 مَدَنی پھول

۞ نویں ذُوالحجّۃِ الحرام کی فَجر سے تیرھویں کی عصر تک پانچوں وقت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اسے تکبیرِ تشریق کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ ط اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط وَلِلّٰہِ الۡحَمۡد

(بہارِ شریعت ج ا ص ۷۷۹ تا ۷۸۵، تَنوِیرُ الۡاَبصار ج ۳ ص ۷۱)

۞ تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجِب ہے۔ یعنی جب تک کوئی

ایسا فِعل نہ کیا ہو کہ اُس پر نَماز کی بِنا نہ کر سکے مَثَلاً اگر مسجِد سے باہَر ہو گیا یا قصداً وضو توڑ دیا یا چاہے بھُول کر ہی کلام کیا تو تکبیر ساقِط ہوگئی اور بِلا قصد وُضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔

(دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۳ص۷۳ دارالمعرفة بیروت)

۞ **تکبیرِ تشریق** اُس پر واجِب ہے جو شہر میں **مُقیم** ہو یا جس نے اِس مقیم کی اِقتِدا کی۔ وہ اِقتِدا کرنے والا چاہے مسافِر ہو یا گاؤں کا رَہنے والا اور اگر اس کی اِقتِدا نہ کریں تو ان پر (یعنی مسافر اور گاؤں کے رَہنے والے پر) واجِب نہیں۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۷۴)

۞ مُقیم نے اگر مسافر کی اِقتِدا کی تو مُقیم پر واجِب ہے اگرچہ اس مسافر امام پر واجِب نہیں۔ (دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۳ص۷۴)

۞ نَفل، سنّت اور وِتر کے بعد تکبیر واجِب نہیں۔

(بہارِ شریعت ج۱ص۷۸۵، رَدُّالْمُحتار ج۳ص۷۳)

۞ جُمُعہ کے بعد واجِب ہے اور نَمازِ (بَقر) عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (اَیضاً)

۞ **مَسبُوق** (جس کی ایک یا زائد رَکعتیں فوت ہوئی ہوں) پر تکبیر واجِب ہے مگر جب خود سلام پھیرے اُس وقت کہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ص۷۶)

۞ **مُنفَرِد** (یعنی تنہا نَماز پڑھنے والے) پر واجِب نہیں (اَلْجَوْهَرَةُ النَّيِّرَة ص۱۲۲) مگر کہہ لے کہ صاحِبَین (یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رَحِمَہُمَا اللہُ تعالٰی) کے نزدیک اس پر بھی واجِب ہے۔

(بہارِ شریعت ج۱ص۷۸۶)

(عید کے فضائل وغیرہ کی تفصیلی معلومات کیلئے **فیضانِ سنّت** کے باب "فیضانِ رَمَضان" سے فیضانِ عید الفطر کا مطالَعہ فرمائیے)

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عِیدِ سَعید کی خُوشیاں سُنَّت کے مطابِق منانے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دیارِ مدینہ وتاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دید کی حقیقی عِید بار بار نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

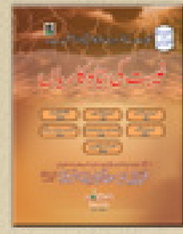
تری جبکہ دید ہو گی جبھی میری عید ہو گی
مِرے خواب میں تم آنا مَدَنی مدینے والے

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔







اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- سرگودھا: ضیاء مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-95/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net

SC1386